بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفسیر مظہری
جلد دوم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر

زیرِ اہتمام: اِدارہ ضیاء المصنفین ○ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی — پاکستان

نام کتاب	تفسیر مظہری (جلد دوم)
تالیف	حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن	ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان، مولانا سید محمد اقبال شاہ
	مولانا محمد انور مگھالوی
	فضلاء دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
تعداد	ایک ہزار
اشاعت	دسمبر 2002ء (رمضان المبارک 1323 ہجری)
کمپیوٹر کوڈ	1Z348

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾

''اور کوئی ایسا نہیں ہوگا اہل کتاب سے مگر وہ ضرور ایمان لائے گا مسیح پر[1] اُن کی موت سے پہلے[2] اور قیامت کے دن وہ ہوں گے ان پر گواہ[3]''

[1] تقدیر کلام یوں ہے اِلَّا مَنْ لَيُؤْمِنَنَّ۔ یہ جملہ خبریہ ہے جو جملہ انشائیہ کی تاکید بیان کر رہا ہے، جو اس مستثنیٰ کی صفت ہے، جو مفرغ اور مقدر ہے۔ بہٖ ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اکثر مفسرین عام علماء کی یہی رائے ہے۔ عکرمہ سے یہ بھی مروی ہے کہ یہ ضمیر حضرت محمد ﷺ سے کنایہ ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ نتیجہ ایک ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا اس وقت تک قابل توجہ نہیں ہوتا جب تک وہ تمام رسولوں پر ایمان نہ لائے اور حضور ﷺ پر ایمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کو مستلزم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا حضور ﷺ پر ایمان لانے کو مستلزم ہے۔

[2] ضمیر سے وہ شخص ہے جو اہل کتاب میں سے ہے کہ جب وہ اپنی موت کے وقت عذاب کے فرشتے دیکھے گا تو وہ ایمان لے آئے گا جبکہ اس وقت کا ایمان اسے نفع نہ دے گا۔ یہ روایت علی بن طلحہ سے مروی ہے جو وہ حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں، کہا حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا اگر وہ مکان کی چھت سے گر پڑے تو آپ نے فرمایا وہ ہوا میں اس کا تکلم کرے گا۔ آپ سے پوچھا گیا اگر اس کی گردن اڑا دی گئی تو جواب دیا اس کی زبان لڑکھڑاتے ہوئے یہ کلام کرے گی (1) خلاصہ یہ ہے کوئی کتابی نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے گا اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

ایک قول یہ کیا گیا کتابی کسی لمحہ ضرور ایمان لائے گا، اگرچہ عذاب کو دیکھ کر ایمان لائے۔ میں کہتا ہوں شائید یہ اس لیے ہے کیونکہ کتابی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور تورات کو پہنچانتا ہے۔ دونوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل حضرت داؤد علیہ السلام اور زبور حضور ﷺ اور قرآن کے حق ہونے پر گواہی دیتی ہیں۔ وہ محض تعصب اور انکار کی وجہ سے اس کا انکار کرتا تھا۔ بعض اوقات وہ انصاف سے کام لیتا ہے اور اپنے دل میں اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ حضور ﷺ حق ہیں جس کی شہادت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پہلے ہی دے چکی ہے۔ اگر یہ کھٹکا اس کے دل میں نہ ہوتا تو بھی اس میں کوئی شک نہیں کہ جب وہ عذاب کے فرشتے دیکھے گا تو گمان کرے گا کہ حضور ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں وہ حق ہے۔ یہ آیت وعید کے معنی میں ہے اور حالت اضطراری سے پہلے ایمان لانے کی رغبت دلاتی ہے جب کہ حالت اضطراری میں انہیں ایمان کوئی نفع نہ دے گا۔

ایک قول یہ کیا گیا دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہیں۔ اس صورت میں اس کا معنی یہ ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو تمام امتوں کے لوگ آپ پر ایمان لائیں گے کسی بھی دین کا پیروکار ایسا نہ ہوگا جو ایمان نہ لائے یہاں تک کہ ایک ہی ملت رہ جائیگا جو ملت اسلام ہے۔ یہ تاویل حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ شیخین نے صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں حضرت عیسیٰ بن

1۔ الدر المنثور، جلد 2، صفحہ 427 (العلمیہ)

مریم ایک عادل حاکم کی حیثیت سے اتریں آپ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کریں گے، مال کی سخاوت کریں گے یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا۔(1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو قرأت کرو وان من اھل الکتب ...... الایۃ(2) بعض روایات میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے تین دفعہ دہراتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے، فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام(3) ابن جریر اور حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا کہ اہل ادیان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا مگر وہ آپ پر ایمان لائے گا۔(4)

میں کہتا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے نزول حق ہے اور آپ کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام ادیان کا ختم ہونا یہ بھی حق اور ثابت ہے جو مرفوع احادیث سے ثابت ہے۔ لیکن اس کو اس آیت سے سمجھنا اور ضمیر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹانا درست نہیں۔ یہ صرف حضرت ابو ہریرہ کا گمان ہے۔ اس ضمن میں کوئی مرفوع حدیث نہیں۔ یہ کیسے درست ہو سکتا ہے جبکہ ان من اھل الکتب کا حکم ان تمام افراد کو شامل ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں موجود تھے حکم ان کے ساتھ خاص ہو یا نہ ہو کیونکہ کلام کا زمانہ حال کے لیے حقیقت ہے۔ اس سے یہ مراد لینے کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے اہل کتاب کی وہ جماعت مراد لی جائے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت پائی جائیگی۔ صحیح تاویل پہلی ہے جس کی تائید ابی بن کعب کی قرأت کرتی ہے۔ ابن منذر نے ابو ہاشم اور عروہ سے نقل کیا کہ دونوں نے کہا کہ مصحف کعب میں موتہ کی جگہ موتہم کے الفاظ تھے۔

ﷺ یکون کی ھو ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حضرت محمد ﷺ یا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جس طرح لیؤمنن بہ میں ضمیر کا مرجع بنایا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر انبیاء اپنی امتوں پر اور حضور ﷺ انبیاء پر گواہ ہونگے۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝

"سو بوجہ ظلم ڈھانے یہود کے لہ ہم نے حرام کر دیں ان پر وہ پاکیزہ چیزیں جو حلال کی گئی تھیں ان کے لیے ۲ اور بوجہ روکنے یہود کے اللہ کے راستے سے بہت لوگوں کو ۳"

لہ اس ظلم عظیم کے سبب جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ انہوں نے وعدہ توڑا، اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا، انبیاء کو قتل کیا حضرت مریم پر بہتان لگایا اور فخریہ انداز میں یہ کہا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔

۲ یعنی جو چیزیں پہلے حلال تھیں انہیں حرام کر دیا جن کا ذکر سورۂ انعام میں ہو چکا ہے: وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا ...... وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۔ یہ بھی احتمال موجود ہے کہ اس سے مراد جنت کی طیبات ہوں۔ اس کے مناسب اللہ تعالیٰ کا یہ کلام ہے وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ۔ یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے دنیا میں پاکیزہ رزق مراد ہوں اور تحریم سے مراد انہیں محروم کرنا اور تکوینی امر کے ذریعے انہیں ان چیزوں سے پھیر

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 87 (قدیمی)
2۔ ایضاً
3۔ تفسیر بغوی، جلد 1، صفحہ 516 (التجاریہ)
4۔ تفسیر طبری، جلد 6، صفحہ 15 (الامیریہ)